منقبت غازی عباسؑ

میرے غازیؑ ہیں مددگار علیؑ ہوں جیسے
دھوپ میں سایۂ دیوار علیؑ ہوں جیسے

گر گیا میں جو کہیں مجھ کو اٹھانے آیا
لعل حیدرؑ کا مصیبت سے بچانے آیا
یوں لگا مجھ کو ہر اِک بار علیؑ ہوں جیسے

گھاٹ پر فوج کا قبضہ جو تھا وہ چھوڑ دیا
خوف سے کتنے ہی بے دینوں نے دَم توڑ دیا
یوں بڑھے غازی علمدارؑ علیؑ ہوں جیسے

جب ہر اِک لاش کے دو ٹکڑے برابر دیکھے
جنگِ صفین میں سب دشمنِ دیں یہ سمجھے
جنگ میں برسرِ پکار علیؑ ہوں جیسے

اتنا نزدیک محمدؐ نے جو پایا رب کو
آئے معراج سے اور آ کے بتایا سب کو
یوں کی اللہ نے گفتار علیؑ ہوں جیسے

317 جب بھی تاریخ پڑھی ہم نے ذرا غور کیا
معرکہ جب بھی سنا کوئی تو ادراک ہوا
فوج میں ایک ہی کرار علیؑ ہوں جیسے

آئے شبیرؑ کی گودی میں یوں اصغرؑ رن میں
خوف سے کانپ اٹھے سارے ستمگر رن میں
مسکرا کے یوں کیا وار علیؑ ہوں جیسے

قاسمؑ و عونؑ و محمدؑ نے علی اکبرؑ نے
جب کئے حملے تو یہ بھاگتے اعدا بولے
آج تو ایک نہیں چار علیؑ ہوں جیسے

صورتِ شیرِ خدا کھولے جو لب زینبؑ نے
کھولے خطبوں سے لعینوں کے نسب زینبؑ نے
سب یہ سمجھے سرِ دربار علیؑ ہوں جیسے

مولا شبیرؑ نے جب وار کیا اے کاشفؔ
جینا ملعونوں کا دشوار کیا اے کاشفؔ
یوں چلاتے رہے تلوار علیؑ ہوں جیسے